

جو مسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کر لیں۔۔ (ابوزبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (24)

از مفتی محمد صاحب

مضامین:

- ☆ دکاندار کا کھلے پیسے ہونے کے باوجود ”کھلا نہیں“ کہنا
- ☆ ایک کالج میں جمعہ کی نماز سے متعلق تنقیح
- ☆ غیر سودی بینکوں میں رائج التزام تصدق کے طریق کار کا حکم
- ☆ غیر سودی بینکوں میں زیر عمل ”الرہن السائل“ کا حکم
- ☆ سجدہ میں ”رب اغفر لی“ کتنی بار پڑھنا چاہیے؟
- ☆ غلط خواں امام کا حکم ☆ مسواک کے فضائل پر مشتمل ایک اشتہار کا حکم
- ☆ جاندار کی تصویر کھینچنا اور دیکھنا ☆ سگریٹ اور نسوار بیچنا یا استعمال کرنا
- ☆ عورتوں کا ننگے سر محرم یا نامحرم کے سامنے آنا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دکاندار کا کھلے پیسے ہونے کے باوجود ”کھلا نہیں“ کہنا:

سوال: ایک مسئلہ ہے جس کے لیے ہر دکاندار پریشان ہے، مثلاً ایک آدمی سو روپے کا نوٹ دے کر اس کا کھلا مانگتا ہے یا ہزار کا نوٹ دے کر سو سو روپے والے دس نوٹ مانگتا ہے، باوجود موجود ہونے کے ہم کہتے ہیں کہ نہیں ہیں۔ ہماری نیت یہ ہوتی ہے کہ سو روپے والے صرف بارہ تیرہ نوٹ پڑے ہیں، وہ اگر اس کو دے دیتے ہیں تو گا ہک کیلئے ہمیں کسی سے مانگنے پڑیں گے۔ اگر کہتے ہیں کہ ہیں لیکن اس وجہ سے نہیں دے رہے تو وہ آدمی ناراض ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر زیادہ نوٹ موجود ہوں تو دے دیتے ہیں۔ حالانکہ کئی ایک دفعہ نقلی نوٹ بھی آجاتے ہیں، رش کی وجہ سے چیک کرنے میں احتیاط نہیں رہتی۔

(حاجی محمد ایوب - تلہ گنگ)

جواب: ”کھلا نہیں“ کہنے سے اگر آپ کا مقصد یہ ہو کہ آپ کو دینے کے لیے ضرورت سے زائد نوٹ نہیں ہیں، تو اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، مگر چونکہ ان الفاظ میں بظاہر جھوٹ کا شبہ ہے اور کھلے جھوٹ سے اجتناب لازم ہے، اس لیے ایسے موقع پر بجائے اس کے ذومعنی الفاظ مثلاً: ”چند نوٹ ہیں“ وغیرہ کہہ کر گا ہک کو مطمئن کرنا زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔

ایک کالج میں جمعہ کی نماز سے متعلق تنقیح:

سوال: شہر سے دو میل کے فاصلے پر ایک کالج واقع ہے جس میں اقامتی لڑکوں کی تعداد تقریباً دو سو ہے۔ آیا اس کالج میں جمعہ کی نماز ادا ہو جاتی ہے جبکہ یہاں مسلسل جماعت بھی نہیں ہوتی کیونکہ ہر ماہ کے آخر میں چار یا پانچ چھٹیاں ہوتی ہیں اور کالج میں ہر عام بندہ کو نماز پڑھنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔

کیا جمعہ کی باقی شرائط کے علاوہ تعداد کا بھی لحاظ ہوتا ہے؟ اگر ہوتا ہے تو کم از کم کتنی تعداد ہونی چاہیے اور کیا متعلقات شہر ہونے کا لحاظ ہے یا نہیں؟ اگر جمعہ کی نماز نہیں ہوتی تو اب تک جو پڑھی ہے اس کا کیا حکم ہے؟ (محمد عثمان نعمانی)

جواب: اس سوال کا جواب اس بات پر موقوف ہے کہ مذکورہ کالج میں کن لوگوں کے بچے پڑھتے ہیں؟ کالج کے طلبہ میں اسی شہر کے لوگوں کے بچے بھی ہوتے ہیں یا نہیں؟ اگر ہوتے ہیں تو کتنی تعداد میں؟ زیادہ تر طلبہ کا تعلق اسی قریبی شہر سے ہے یا کوئی اور صورت ہے؟ اس کالج کے علاوہ آس پاس اس شہر سے متعلق کچھ دوسری عمارات یا میدان وغیرہ ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو شہر سے اتنی دور یہ کالج کیوں بنایا گیا؟ ان باتوں کی وضاحت کرتے ہوئے دوبارہ استفتاء فرمائیں۔

غیر سودی بینکوں میں رائج التزام تصدق کے طریق کار کا حکم:

سوال: ہم کمپنی سے مال خریدنا چاہتے ہیں جس کیلئے ہمیں پیسے درکار ہوں گے، اس کے لیے ہم نے میزان بینک سے رابطہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ کمپنی کو پیسے ہم دیں گے اور جو چیزیں آپ کو کمپنی سے درکار ہوں وہ ہم ان سے لے لیں گے۔ (یعنی میزان بینک پیسہ ادا کرے گا اور مال کا تعین ہماری مرضی سے ہوگا کہ ہمیں یہ مال درکار ہے) اس کے بعد جب مال ہمارے گودام میں پہنچے گا تو بینک والے ہمارے دفتر میں سے کسی کو اپنا وکیل مقرر کریں گے جو مال کو ہمارے حوالے کرے گا اور پیسوں کا تعین بھی کرے گا کہ بینک نے یہ مال ہمیں کتنی رقم میں فروخت کیا ہے۔ (مثال کے طور پر -/1,00,000 کا مال بینک نے خرید لیا اور -/1,100,000 میں ہمیں دس دن کے لیے بیچا) یعنی ہم رقم دس دن میں ادا کریں گے۔ اب بینک والے کہتے ہیں کہ اگر آپ نے مقررہ تاریخ تک رقم ادا نہ کی تو ہم آپ سے سود وصول نہیں کریں گے۔ البتہ رقم بروقت ادا نہ کرنے کی صورت میں بینک والے ایک قسم کا جرمانہ عائد کرتے ہیں جو کہ متعین ہوگا۔ (مثال کے طور پر اگر ہم نے پیسے ادا کرنے میں دو یا تین دن کی تاخیر کی تو ایک ہزار روپے جرمانہ

عائد ہوگا اور اگر یہ صورت حال کئی دن بھی جاری رہی تو پھر بھی جرمانہ یہی ایک ہزار ہی ہوگا) یہ جرمانے کی رقم بینک خود استعمال نہیں کرتا بلکہ فلاحی اداروں کو دیتے ہیں۔

تو آیا:

1- اس جرمانے کی شرط کے باوجود ہم بینک کے ساتھ مندرجہ بالا اُمور میں کام کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(میزان بینک والے کہتے ہیں کہ ہم نے علماء سے مشاورت کے بعد اس شرط کو عائد کیا ہے)

2- اس شرط کے بغیر ہم بینک کے ساتھ مندرجہ بالا اُمور میں کام کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(یعنی اگر بینک والے جرمانہ نہ لیں)

جواب: قسط میں تاخیر کی صورت میں میزان یا غیر سودی بینکوں میں خریدار پر ایک متعین رقم صدقہ کرنے

کی جو شرط لگائی جاتی ہے شرعاً جرمانہ نہیں، بلکہ التزام تصدق ہے اور اس طرح کے التزام کا دینا نیز لزم متفق

علیہ ہے، البتہ قضاء لزم کا قول بعض فقہاء مالکیہ کا ہے، جس کو حنفی علماء نے بھی حفظ حقوق کی ضرورت

سے اختیار کر لیا ہے۔ اس لیے آپ مستند علماء کی نگرانی میں کام کرنے والے غیر سودی بینکوں کے ساتھ اس

شرط کے ساتھ بھی معاملہ کر سکتے ہیں۔ باقی مالی جرمانہ اور التزام تصدق میں جو فرق ہے اُسے علماء سمجھتے

ہیں۔ (دیکھئے احسن الفتاویٰ: 7/121)

غیر سودی بینکوں میں زیر عمل ”الرہن السائل“ کا حکم:

سوال: ہم کاروبار میں چار شراکتی ہیں، ایک شراکتی کے بھائی کا اسلام آباد میں ایک گھر ہے، جو ہم بینک

کے پاس رہن رکھنا چاہتے ہیں۔ علماء سے پوچھنے کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے اور بینک والے خود بھی

کہتے ہیں کہ یہ گھر بینک استعمال نہیں کر سکتا۔ لہذا ہم آپ سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ مکان جس کا ہے

اور اس کا بھائی جو ہمارا شراکتی ہے۔ یہ گھر رہن دینے کے بعد استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

نیز یہ کام ہم پہلی مرتبہ کر رہے ہیں، اس لیے ہم اس معاملے میں احتیاط سے کام لینا چاہتے ہیں کہ سود

وغیرہ لازم نہ ہو۔ برائے مہربانی وضاحت فرمائیں۔ (مدرسہ عربیہ مظاہرہ العلوم - سوات)

جواب: اس طرح گھریا گاڑی وغیرہ رہن پر رکھنے کا آج کل رواج ہے، اس میں مرتہن مرہونہ چیز کو اپنے قبضہ میں نہیں لیتا، البتہ کاغذات وغیرہ کی صورت میں رہن کا وثیقہ اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے، جس کی وجہ سے اس کو بوقت ضرورت مرہونہ چیز بیچنے کا قانونی حق حاصل ہو جاتا ہے اور رہن یعنی مدیون جب تک دین ادا نہ کرے اس کو مرہونہ چیز استعمال کرنے کا تو حق ہوتا ہے مگر بیع یا ہبہ کر کے اپنی ملک سے نکالنے کی اجازت نہیں ہوتی، اس طرح رہن رکھوانے کو جدید فقہی اصطلاح میں ”الرہن السائل“ کہتے ہیں، یہ رہن کی ایک جدید صورت ہے، جس کی بعض معاصر فقہاء کرام نے گنجائش دی ہے۔ اس لیے سوال میں مذکورہ صورت جائز ہے اور اس طرح گھر رہن رکھوانے کی صورت میں مالک مکان کے لیے اپنا گھر استعمال کرنے کی بھی گنجائش ہے۔

سجدہ میں ”رب اغفر لی“ کتنی بار پڑھنا چاہیے؟

سوال: حصین نامی ایک کتاب مسنون دعاؤں کا مجموعہ ہے، اس میں لکھا ہے کہ سجدہ میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کے بعد یہ دعاء ”یا رب اغفر لی“ تین دفعہ پڑھے۔ میں بعض اوقات نماز میں یہ دعاء اس طریقے سے پڑھتا ہوں کہ تین دفعہ ”سبحان ربی الاعلیٰ“ پڑھنے کے بعد مذکورہ دعاء تین دفعہ پڑھتا ہوں۔ ایک دن ایک عالم کے سامنے اس دعاء کا ذکر کیا، تو وہ کہنے لگے کہ یہ دونوں ملا کر طاق پڑھنا چاہیے، یعنی اگر ”سبحان ربی الاعلیٰ“ تین دفعہ پڑھو گے تو مذکورہ دعاء دو دفعہ پڑھو گے۔ اگر ”سبحان ربی الاعلیٰ“ دو دفعہ پڑھو گے تو مذکورہ دعاء تین دفعہ پڑھو گے۔ ان کی بات نے مجھے شک میں ڈال دیا کہ کون سا طریقہ صحیح ہے؟ حصین حصین میں صرف یہ لکھا ہے کہ ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کے بعد مذکورہ دعاء تین دفعہ پڑھے اور تسبیحات بھی عام طور پر تین دفعہ ہی پڑھی جاتی ہیں۔ (گوہر علی)

جواب: حصین وغیرہ کتب حدیث میں سجدہ کی حالت میں پڑھنے کی جو دعائیں مذکور ہیں، حضرات

حنفیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دعاؤں کا پڑھنا سنن و نوافل پر محمول ہے، اگرچہ بعض نے فرائض تنہا پڑھنے کی صورت میں بھی اس کی گنجائش دی ہے، بہر حال ان نمازوں کے سجدہ میں بندہ جتنی بار چاہے ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ سکتا ہے، طاق عدد کی رعایت صرف تسبیح یعنی ”سبحان ربی الاعلیٰ“ میں کافی ہے، البتہ اگر کوئی شخص سجدہ میں صرف ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھے اور تسبیح نہ پڑھے، تو ایسی صورت میں ان دعاؤں کے پڑھنے میں طاق عدد کی رعایت رکھنا مستحب معلوم ہوتا ہے۔

غلط خواں امام کا حکم:

سوال: ہمارے گاؤں میں ایک امام ہے جو زمانہ دراز سے امامت کر رہا ہے اور گاؤں والے سب کے سب ان پڑھ لوگ ہیں۔ اب کئی برسوں سے اسی گاؤں میں پڑھے لکھے لوگ آ کر گھر بنا چکے ہیں، ان میں میں بھی شامل ہوں اور مسجد صرف ایک ہی ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ امام صاحب کا لہجہ انتہائی کمزور ہے۔ وہ واضح غلطیاں کرتے ہیں، گاؤں والوں نے کہا کہ صاحب آپ کی قراءت میں واضح غلطیاں ہیں، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، لہذا آپ امامت سے دستبردار ہو جائیں۔ ہم کسی اور عالم کو لاتے ہیں لیکن وہ نہیں مانتے اور بہانے کے طور پر کہتے ہیں کہ میں نے اس مسجد پر بڑی رقم خرچ کی ہے، پہلے اس کی ادائیگی کرو، پھر باتیں بنانا۔ اور اب حال یہ ہے کہ آدھے گاؤں والے ان سے ناراض ہیں وہ جان بوجھ کر نماز پڑھاتے ہیں، مقتدی ناراضگی کی حالت میں ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ دوسری مسجد تعمیر کرنا اور امام رکھنا ان کے بس میں نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا اسی مسجد میں اسی امام کے پیچھے نماز بہتر ہے یا گھروں میں نماز ادا کرنا۔ (سید شاہ گوہر۔ پشین)

جواب: ہر غلطی سے نماز فاسد نہیں ہوتی، آپ اپنے علاقے کے کسی مستند عالم کو لے جا کر اس امام کے پیچھے نماز پڑھوائیں یا ان کی قراءت ریکارڈ کر کے ان کو سنوائیں اور جیسا وہ کہیں اس پر عمل کریں۔

مسواک کے فضائل پر مشتمل ایک اشتہار کا حکم:

سوال: پشاور میں ایک اشتہار ”مسواک کے فوائد“ کے عنوان سے چھپا ہے جو بیشتر مساجد میں آویزاں کیا گیا ہے، اشتہار مسواک کے بہت سارے فوائد پر مشتمل ہے۔ من جملہ ان فوائد میں سے یہ ہیں:

- 1- مسواک کرنے والا جب مسجد سے باہر نکلتا ہے تو فرشتے اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔
 - 2- انبیاء و رسل اس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔
 - 3- حاجات کے پورا ہونے میں مدد دیتی ہے۔
 - 4- قبر کو فراخ بناتی ہے اور مردے کیلئے غمخوار ہو جاتی ہے۔
 - 5- مسواک کرنے والوں کا ثواب نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔
 - 6- اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ مسواک کرنے والا دنیا سے (گناہوں) سے پاک و صاف ہو کر جاتا ہے۔
 - 7- ہر روز فرشتے اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کے طریقے پر چلنے والا ہے اور ان کی سیرت کی پیروی کرتا ہے۔
 - 8- مسواک کرنے والے کے لیے جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔
- پوچھنا یہ ہے کہ کیا مسواک کے یہ فضائل و فوائد شریعتِ مطہرہ سے ثابت ہیں؟ اگر ثابت نہیں تو پھر اس اشتہار کا مساجد میں آویزاں کرنا کیسا ہے؟ (ابوبکر الکوثری - پشاور)

جواب: ان فضائل میں سے بعض مرفوع احادیث اور بعض موقوف احادیث سے ثابت ہیں، اگرچہ بعض احادیث کی سند ضعیف ہے، لیکن فضائل میں ایسی روایات قبول کی جاتی ہیں۔ اس طرح کے ترغیبی اشتہار چھاپنے والوں کو چاہیے کہ اولاً تو ماخذ کا حوالہ دیں۔ دوم صحیح احادیث میں مذکور فضائل پر اکتفا کریں تاکہ عوام میں کسی طرح کی تشویش نہ پھیلے، الٹا اثر نہ ہو اور استفتاء کی نوبت نہ آئے۔

جاندار کی تصویر کھینچنا اور دیکھنا:

سوال: حضرت میں نے تصویر کے بارے میں شرعی حکم دریافت کرنا ہے:

1- کسی بھی جاندار کی تصویر کھینچنا کیسا ہے؟

2- اخبار یا کتاب وغیرہ میں کسی جاندار کی یا کسی مرد و عورت کی یا کسی عالم دین یا کسی دیندار کی تصویر دیکھنا کیسا ہے؟ (عبداللہ - پشاور)

جواب: جاندار کی تصویر کھینچنا یا کھنچوانا بلا ضرورت شدیدہ حرام و ناجائز ہے، اور اگر نامحرم کی ہو تو دیکھنا بھی بالاتفاق حرام ہے، البتہ مرد یا محرم کی تصویر کو دیکھنے میں اختلاف ہے، ایک رائے جواز کی ہے، ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ بت کو دیکھنا حرام نہیں، تو تصویر کو دیکھنا بھی حرام نہ ہونا چاہیے۔ دوسرے حضرات اس کو حرام کہتے ہیں، ان کی دلیل بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ تصویر کو بالقصد دیکھنا اس کے استعمال میں داخل ہے اور تصویر کا استعمال حرام ہے، اس لیے مقصودی طور پر تصویر کو دیکھنا بھی حرام ہونا چاہیے۔ ہمارے خیال میں تصویر کو تعظیماً دیکھنا تو حرام ہے، البتہ اگر تعظیم مقصود نہ ہو تو دیکھنے کی گنجائش ہے یا نہیں؟ یہ مسئلہ ہمارے ہاں تاحال زیر غور ہے، اس لئے اس صورت کا جواب دیگر علماء سے رجوع کر کے معلوم کر لیں۔

سگریٹ اور نسوار بیچنا یا استعمال کرنا:

سوال: سگریٹ پینا یا بیچنا اور نسوار ڈالنا یا بیچنا شرعی لحاظ سے کیسا ہے؟ (عبداللہ - پشاور)

جواب: جائز ہے۔

جائز نہیں سے کیا مراد ہوتا ہے؟

سوال: جب مفتی صاحبان کسی مسئلے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جائز نہیں ہے تو اس سے حرمت کا کونسا

درجہ مراد ہوتا ہے؟ (عبداللہ - پشاور)

جواب: عموماً عدم جواز سے کراہت تحریمی مراد ہوتی ہے، کبھی اس کا اطلاق حرام قطعی پر بھی کر دیا جاتا ہے۔

عورتوں کا ننگے سر محرم یا نامحرم کے سامنے آنا:

سوال: عورتوں کا آدھے سر سے یا پورے سر سے دوپٹہ اتار کر پھرنا، محرم یا نامحرم کے سامنے کیسا ہے؟

جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔ (عبداللہ - پشاور)

جواب: اس حال میں محرم کے سامنے آنانی نفسہ جائز ہے، نامحرم کے سامنے حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

پیشکش: ابو زبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]